جلد ۲۹ | ۲۵ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ | ۲۵ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۱۸

روزنامہ "الفضل" قادیان — ۲۷ ربیع الثانی

کشمیر میں عیسائیت کی اشاعت اور مسلمان

اخبار "ملاپ" (۲۳ مئی) میں ایک رکن ادارت نے لکھا ہے۔

"پچھلے دنوں کشمیر جانے کا اتفاق ہوا تو یہ دیکھ کر دکھ ہوا کہ عیسائی مشنری غریب کشمیری ہندوؤں کو لالچ دیکر اپنے دھرم سے تپت کر رہے ہیں ۔۔۔ جو لوگ اپنے دھرم کو چھوڑ کر عیسائی بنے ان کو واضح طور پر روپے اور ترقی کا لالچ دیا گیا۔ یہ سب کے سب آدمی کشمیر کے عیسائی سکولوں میں ماسٹر، ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ ہیں ۔۔۔۔ ان میں سے اکثر اپنے عہدوں پر رہنے کے قابل نہیں ۔۔ ان سب لوگوں کو نہ صرف ان عہدوں پر تعینات کیا گیا ہے جن کے یہ کلیتہً اہل نہیں۔ بلکہ عیسائی بننے کے بعد چالیس چالیس اور ساٹھ ساٹھ روپے ماہوار کی ترقیاں بھی دی گئی ہیں ۔۔۔ کشمیری قانون کے مطابق کسی آدمی کو لالچ دیکر اس کے دھرم سے پتت کرنا جرم ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کشمیر سرکار اس معاملہ کی تحقیقات کرے۔ اور اگر اسے یہ الزام درست معلوم ہو۔ تو ان حضرات کو مناسب سزا دے جو پیسے کے زور پر اپنا مذہب پھیلانا چاہتے ہیں۔"

اگر وہ کشمیری ہندو جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار تھے غریب کہلا سکتے ہیں۔ اور لالچ میں آکر اپنے دھرم سے تپت یعنی مرتد ہو سکتے ہیں۔ تو ان مسلمانوں کا کیا حال ہوگا جو غربت اور فلاکت کی نہایت ہی عبرتناک تصویر ہیں۔ اور جنہیں نہایت آسانی کے ساتھ چند پیسوں کا لالچ دے کر گمراہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ ایسے مسلمانوں کی دستگیری کرنا تو الگ رہا کوئی ان کے متعلق اتنا بتانے والا بھی نہیں۔ کہ ان پر کیا گزر رہی ہے۔ اور وہ عیسائی مشنریوں اور آریہ اپدیشکوں کی یورشوں کا کس طرح نشانہ بن رہے ہیں۔

ایک طرف تو مسلمانان کشمیر اس کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہیں۔ اور دوسری طرف ریاست نے یہ قانون بنا رکھا ہے۔ کہ اگر کوئی ہندو اپنی رضا و رغبت سے اسلام قبول کرے۔ تو اسے آبائی ورثہ سے محروم کرکے قلاش بنا دیا جائے۔ یہ قانون اگر ان سب لوگوں پر عائد ہوتا جو اپنا آبائی مذہب تبدیل کرتے تو بھی ایک بات تھی۔ یا اگر ہندوؤں کے لئے مخصوص ہوتا۔ کہ خواہ وہ کوئی مذہب اختیار کریں۔ انہیں ورثہ سے محروم کر دیا جاتا تو بھی صرف مسلمانوں کو شکوہ نہ پیدا ہوتا۔ لیکن اس کا نشانہ محض مسلمان ہونے والوں کو بنانا بہت ہی افسوسناک ہے۔ دراصل جہاں کسی کو کسی رنگ میں لالچ دیکر مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرنا

نہایت ہی معیوب بات ہے۔ وہاں رضا و رغبت سے مذہب تبدیل کرنے والے پر کوئی پابندی عائد کرنا اور اس کے رستے میں روکاوٹ ڈالنا بھی قابل مذمت ہے۔ حکومت کشمیر کو چاہیئے۔ کہ جس طرح وہ عیسائی یا آریہ ہونے والوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتی۔ اسی طرح مسلمان ہونے والوں پر بھی نہ کرے۔ بلکہ انہیں بھی پوری آزادی دے۔ جو عیسائیت اور آریہ مذہب اختیار کرنے والوں کو حاصل ہے۔

کیا نوجوان اب بھی بے کار رہینگے؟

پنجاب یونیورسٹی میں اس سال قریباً ۳۱ ہزار طلباء میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے۔ جن میں سے ۷۵ فی صدی سے کچھ زیادہ کامیاب ہوئے۔ گویا ملک کے بے کاروں کی فوج میں قریباً ۲۲½ ہزار کا اضافہ ہوگیا۔ ان میں سے کچھ تو کالجوں میں داخل ہو کر مزید چند سال اپنے سرپرستوں کی دولت پر ہاتھ صاف کریں گے۔ اور باقی فکر معاش اور تلاش روزگار کے لئے وقف ہو جائیں گے۔

اگرچہ موجودہ جنگ نے روزگار کا دروازہ ایک حد تک کھول دیا ہے اور نوجوان فوج اور فوج سے متعلق مختلف اداروں اور انڈسٹریوں میں معقول مشاہرہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر مصیبت یہ ہے۔ کہ عام طور پر لوگ فوجی ملازمت کی اہمیت سے ناواقف ہیں۔ اور اچھے اچھے سمجھدار لوگ بھی دنیا کے حالات اور واقعات کو یوں نظر انداز کئے بیٹھے ہیں۔ کہ گویا اس ملک سے ان کا کوئی واسطہ ہی نہیں پھر بہیودہ ہمتی اور بزدلی فوجی ملازمت کو ہوا بنا کر دکھاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ اکثر لوگ بھوکوں مرنا قبول کریں گے۔ مگر اپنے نوجوانوں کو فوجی ملازمت اختیار کرنے پر آمادہ نہ کریں گے۔ اب یہ خیالات بدل جانے چاہئیں۔ خاص کر جماعت احمدیہ کو انہیں بالکل ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ دنیا میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے جو جماعت کھڑی ہو اس کی نگاہ میں موت کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور جب موت کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ تو اس سے ڈرنے کے کیا معنی؟

پس بزدلی اور کم ہمتی کے خیالات کو دل سے نکال کر ہمارے نوجوانوں کو وہ خصائل پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو عزت اور وقار کی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جنگ کے سلسلہ میں حکومت نے جو محکمے جاری کئے ہوئے ہیں۔ ان میں داخل ہو کر ایک طرف تو ضروری تربیت حاصل کریں۔ اور دوسری طرف اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے سامان زندگی مہیا کریں۔

وہ لوگ جو موت سے ڈرتے ہیں۔ دنیا میں قطعاً کوئی قابل ذکر کام نہیں کر سکتے۔ اور نہ عزت و آبرو کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ پس، سوقت نوجوانوں کو اپنے اندر جرأت و شجاعت پیدا کرنیکا جو موقعہ میسر ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ہجرت ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ جس میں اس فرضی سرکلر کی حقیقت بیان فرمائی جس کا ذکر سراسر غلط پیرایہ میں ہندو اور ایک دو مسلمان اخبار دل نے حال میں کیا ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سندھ سے واپس آگئے ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر آل انڈیا ریڈیو کے لاہور سٹیشن سے

عراق کے حالات پر تبصرہ

احباب کرام یہ سنکر بہت خوش ہوں گے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۲۵ مئی بروز اتوار لاہور ریڈیو سٹیشن سے ایک اہم تقریر "عراق کے حالات پر تبصرہ" کے عنوان سے براڈکاسٹ فرمائیں گے۔ یہ تقریر شام کو آٹھ بجکر پچاس منٹ پر شروع ہوگی۔ اور نو بجے ختم ہوگی۔ دہلی اور لکھنؤ سے بھی ریلے کی جائے گی۔ امید ہے کہ احباب اس تقریر سے پوری طرح مستفیض ہوں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں

جبکہ حضور سندھ میں تشریف لیگئے تھے

رہنے کو تو یہاں ہے سخت بے مزا ہے ہم ہیں وہ اور اُن سے ہم دونوں جدا جدا ہے

جبکہ یہ انتظار ہے آئے سلامتی سے وہ جبکہ یہ اشتیاق ہو خیر سے اے خدا ہے

دل کی بھی وحشتیں بڑھیں غم کی بھی لذتیں بڑھیں درد کی چھیڑ چھاڑ سی جینے سے ہم خفا ہے

جبکی ہو کو لگی ہوئی جسکے لئے ہے دل اُداس یا وہ یہاں ہی آرہے یا یہ وہاں ہی جا رہے

ایک ہی دل ہو پہلو میں وہ بھی تو بیقرار ہے چین ہی جو نہ رہ سکے ایسا رہے تو کیا رہے

دل ہی نہیں ہو اپنا جب غیر کا کیا گلہ کروں اسکا بھی غم نہیں ہو اب جائے کہ بے وفا رہے

ایک طرف غم فراق ایک طرف ہجوم فکر یہ بھی خدا کا فضل ہی ہوش مرے بجا رہے

یاد کسی کی دل سے تو جا نہیں سکتی ہمنشیں جان غم فراق میں جاتی ہو جائے یا رہے

جب کبھی میں ہوں مضطرب تو مجھے دے سکون دل جلوہ حسن کا ترے بس یہی مشغلہ رہے

پوچھئے اسکے دل سے یہ قہر نظر نے کیا کیا جسکا مراد سے تہی دامن التجا رہے

رحم و عطا کا اے خدا یہ بھی امیدوار ہے گو ہم خستہ حال کی پیش نظر دعا رہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیعت کی حقیقت

"بیعت کے معنی ہیں بیچ دینا جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے۔ تم لوگ جب اپنا مال دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح نہ استعمال کرنا۔ ہرگز نہیں۔ اس کا اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو۔ تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جائے فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح بیعت اگر پورے معنوں میں نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی۔ خدا تعالےٰ کسی کے دھوکہ میں نہیں آسکتا۔ اس کے ہاں نمبر اور درجے مقرر ہیں۔ اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہوگی۔ تو وہ قبول کرے گا۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک کوشش کرو۔ پورے صالح بنو۔ عورتوں کو نصیحت کرو۔ نماز روزہ کی تاکید کرو سوائے آٹھ سات دن کے جو عورتوں کے ہوتے ہیں۔ اور جن میں نماز معاف ہے تمام نمازیں پوری پڑھیں۔ روزے معاف نہیں ہیں ان کو پھر ادا کریں۔ انہی کیوں کی وجہ سے کہا۔ کہ عورتوں کا دین ناقص ہے۔ اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو بھی نیکی کی تاکید کرو غافل نہ ہو۔ اگر علم نہ ہو تو واقف سے پوچھو کہ خدا کیا چاہتا ہے۔" (البدر ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ ۲۲ ہجرت ۱۳۲۰ہش بعد نماز عشاء موضع قادر آباد میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے احمدی نوجوانوں کے لئے قربانی کے صحیح معیار پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ صرف جان یا جذبات یا ناموس کا قربان کرنا قربانی کا صحیح معیار نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ امام وقت جو مطالبہ کرے اسے پورا کر کے خدا کے حضور سرخرو ہوں۔ یہی قربانی کی اصل روح ہے۔

مولوی ابو العطاء صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت کی اشاعت و تبلیغ کی اصل ذمہ داری صرف نوجوانوں پر ہے۔ اگر کوئی نوجوان تبلیغ نہیں کرتا۔ اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار نہیں ہوتا تو اس کی زندگی اور اس کی نوجوانی بے فائدہ ہے پس احمدی نوجوانوں کے لئے ضروری ہے کہ تبلیغ کا حق ادا کرنے کے لئے احمدیت کے دلائل کو پوری طرح سیکھ کر احمدیت کے پختہ کار سپاہی بنیں۔

جنرل سیکرٹری صاحب نے بعض ضروری اعلانات کئے۔

صدر محترم نے اپنی اختتامی تقریر میں موجودہ زمانہ کے نازک ترین حالات کیطرف متوجہ کرتے ہوئے بتایا کہ تمام قومیں آزادی کے حصول کی دعویدار ہونے کے باوجود آزادی کی حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ اسلام ہمیں جس آزادی کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ دوسری قوموں کے نظریوں کی طرح کبھی تنزل کیطرف نہیں لے جاتی۔ بلکہ ہمیشہ بلند سے بلند تر منازل ترقی کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ کیونکہ آزادی خدا کی دی ہوئی طاقتوں کو انفرادی یا قومی لحاظ سے صحیح استعمال کا نام ہے۔ پس آج احمدی نوجوانوں کو حقیقی آزادی حاصل کرنی چاہیئے۔ وہ اپنی قوتوں اور طاقتوں کو صحیح رنگ میں فطرت کے قوانین کے مطابق استعمال کر کے روحانی آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ عہد نامہ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

علم اکسیر اور کیمیا کا تاریک پہلو

از جناب ابو البرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

۲

(۶)

بعض لوگ فریب کے پردہ میں جس طرح دھوکا دیتے ہیں۔ اس کی کچھ مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(اول) دو بوتے ہم شکل بناتے ہیں۔ ایک میں مس یا کسی اور ناقص دھات کو جو اسرب یا ارزیر یا حدید یا جست کی جنس سے ہو۔ رکھ دیتے ہیں اور دوسرے بوتہ میں سونا یا چاندی پھر شعبدہ بازوں کی طرح ہاتھ کی چالاکی سے ادنےٰ دھات کے بوتہ کی جگہ اُپلوں کی آگ میں چاندی یا سونے والے بوتہ کو رکھتے ہیں جب آگ سرد ہو۔ بوتہ نکال کر چاندی یا سونا پیش کر کے اپنی کیمیا گری اور اکسیر گری دکھاتے ہیں۔ اور اس طرح سے مغالطہ کی راہ سے لوگوں کو جھوٹ کے متعلق صداقت کا یقین دلا کر لوٹتے پھرتے ہیں۔

(دوم) سونے کا بُرادہ بنا کر کسی بوٹی میں یا راکھ میں یا تیزاب کے ذریعہ سونے کی راکھ تیار کر کے کسی بوٹی میں ملا کر پہلے بوتہ میں سیماب رکھ دیتے ہیں۔ اور پر یہ سونے کا برادہ یا راکھ جو بوٹی سے ملائی ہوتی ہے اس پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کچھ سہاگہ ڈال کر دھونکنی سے یا پنکھا سے کوئلوں کے اندر بوتہ کو خوب سُرخ کرتے ہیں۔ تا آنکہ سونا چرخ کھا جائے۔ بعدہٗ نیچے اتار کر پلٹ دیتے ہیں۔ سرد ہونے پر وہ خالص سونا نکل آتا ہے۔ اور جیسے پہلے تھا۔ اسی کے موافق بعد میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس سے ناواقف لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ سیماب کا سونا بن گیا۔ حالانکہ سیماب تو اُڑ جاتا ہے اور سونا چرخ کھا کر جب بوتہ سے نکل کر باہر آ جاتا ہے۔ تو سادہ طبع اور بے خبر لوگ اس اعجوبہ کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ اور فوراً ان جھوٹے کیمیا گروں کے دام فریب میں پھنس جاتے ہیں۔ اور جو کچھ پاس ہوتا ہے۔ لٹا بیٹھتے ہیں۔

(سوم) سونا کے پترہ پر مس کا پترہ چڑھا کر سادہ لوگوں کے سامنے بوتہ میں ڈالتے ہیں اور گدازش پر شورہ کی چٹکیوں سے مس کو اڑا دیتے ہیں۔ کیونکہ مس شورہ کی چٹکیوں سے دھواں ہو کر اڑ جاتا ہے۔ اور سونا رہ جاتا ہے جسے دکھا دکھا کر اپنے فن اکسیر کا سکہ جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو محض دھوکہ ہوتا ہے۔

(چہارم) بعض جھوٹی رنگ سازی سے احمقوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ مثلاً جست اور پارہ کا عقد تیار کر کے اس کے ساتھ تھوڑا حصہ سم الفار ملا کر دس تولہ مس کے برادہ پر ۶ ماشہ یہ سفوف بند بوتہ میں ڈال کر چرخ دینے سے ذہبی رنگ مس نکلتا ہے۔ جس سے احمق حیران رہ جاتے ہیں۔

(پنجم) بعض تلوین اور صبغ کی دوسری راہوں سے دھوکا دیتے ہیں یعنی بعض اجساد یا نفوس یا ارواح کی مدد سے رنگ تیار کرتے ہیں۔ ان کی اصطلاح میں اجساد سے مراد اجساد سبع۔ یعنی سات دھاتیں چاندی۔ سونا۔ تانبا۔ لوہا۔ جست قلعی سکہ ہیں۔ ستاروں کی نسبت سے ان کے نام ستاروں کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ مثلاً چاندی کی جگہ قمر چاندی نسبت سے جست کی جگہ عطارد۔ تانبہ کی جگہ زہرہ سونے کی جگہ شمس۔ لوہے کی جگہ مریخ قلعی کی جگہ مشتری۔ اور سکہ کی جگہ زحل اور نفوس سے مراد گندھک۔ اور ہڑتال۔ اور شنگرف وغیرہ ہے۔ ارواح سے مُراد سیماب اور نوشادر اور سموم ہیں۔ یعنی سم الفار سفید۔ و زرد و سُرخ و سیاہ۔

تلوین۔ اور صبغ کا طریق ان کے نزدیک یہ ہے۔ کہ اجساد کو تصعید ارواح کے واسطے سے بذریعہ تشویہ حاصل ہوتی ہے۔ اور ارواح کو اجساد کے واسطہ سے۔ یا دُوسرے ذرائع سے تہ نشین۔ اور پھر بذریعہ شیشی آتشی نوشادر۔ و دُوسرے سر و کبریت ان کے باہمی انفصال کیمیاوی۔ اور تحلیل اور ترکیب سے نار حضانہ یا بطن الفرس۔ یعنی گھوڑے کی لید کے اندر ایام معینہ تک دبانے کے بعد نکالتے ہیں۔ تو وہ روغن نکلتا ہے۔ اس روغن کی ترکیب کے اجزا جس مقصد سے مناسبت رکھتے ہیں۔ بلحاظ صبغ اور تلوین کے کام میں آتے ہیں۔

اس کے علاوہ کبریت۔ یعنی گندھک زرنیخ اور سُرخ کاہی سبز کاہی۔ اور ملح قلی۔ اور دیگر املاح کی امداد سے بھی رنگ کا کام لیتے ہیں۔ تکلیس کے لئے کئی قسم کے تیزاب ہیں۔ جن سے اجساد کی تکلیس۔ یعنی کُشتہ کا کام لیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے بعض حالات میں تخم کی شمولیت یعنی اصل سونا۔ یا اصل چاندی بطور خمیرۃ الذہب اور خمیرۃ الفضہ کے عمل میں لاتے ہیں۔

پھر ان اعمال کے لئے جیسا کہ کتاب زبدۃ الاکسیر اور قرۃ العیون میں لکھا ہے۔ اعمال اکسیر کی تیاری کے لئے انسان کے سر کے بال اس کے بول و براز کا نمک حیوانات کا مغز اور خون اور بیضہ ہائے مُرغ اور بعض نباتات کا عرق۔ یا ان کی راکھ کے مقطر کا نمک یہ سب چیزیں اس عمل کے لئے کام میں لائی جاتی ہیں بلکہ شنگرف۔ کبریت۔ اشک اور زرنیخ سُرخ کاہی کے قائم کرنے کے بعد ان کا موسیہ بنانا بھی صبغ کا کام دیتا ہے آگے یہ امر کہ وہ رنگ سازی کس مرتبہ کی پائی جاتی ہے۔ اس کے لئے مختلف امتحانات ہیں۔ پہلا امتحان آگ میں پڑنے سے تغیر کی صورت۔ دوسرے نوشادر کے ذریعہ تغیر۔ تیسرے بعض تیز ابول کے ذریعے تغیر۔ چوتھے ملح البول کی طرح کے ذریعے تغیر۔ پانچویں عمل خلاص کے ذریعہ تغیر۔ چھٹے تکرار چرخ کے ذریعے تغیر۔ یہاں تک کہ بعض کے تجربہ میں ستر دفعہ کے چرخ کے بعد صبغ میں کمی آ گئی۔ اور سو بار کے چرخ تک رنگ اڑ گیا اور اس صورت میں عمل اکسیر کی علامت اکسیری مصنفوں میں یہ قرار دی گئی ہیں کہ اکسیر وہ ہے۔ جس میں سات اوصاف ہوں۔ چنانچہ علامہ جلاکی اور جابر وغیرہ اصحاب جو اس فن کے استاد سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ الاکسیر داخل۔ جاری۔ صابر۔ صابغ۔ غواص۔ ممازج۔ متمم یعنی اکسیر کامل کے اوصاف یہ ہیں:۔ آگ پر پگھل جانے والی ہو۔ جاری ہو۔ آگ پر صابر ہو۔ رنگ دینے والی ہو غواص ہو۔ باہمی امتزاج کا فائدہ دینے والی ہو۔ وزن کی کمی کو ساکن کر یا وا بیسے پورا کرنے والی ہو۔ یا دوسرے امور کی تلافی کرنے والی ہو۔ مگر ایسی اکسیر کا میسر آنا محالات سے ہے۔

برطانیہ کے جنگی مصارف

۵ ارب ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ حکومت برطانیہ نے ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۲۶ اپریل ۱۹۴۱ء تک جنگ کے سلسلے میں خرچ کئے۔ اس رقم میں سے ۵ ارب ۷ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ سپلائی پر ۲۶ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ سود کی ادائیگی پر ۳۰ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ قرضوں کی ادائیگی پر ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ ذخیرہ ادائیگی کے لئے اور سو کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ دیگر جنگی امداد پر خرچ کئے گئے یہ اعداد و شمار برطانیہ کے محکمہ خزانہ کی رپورٹ میں دیئے گئے ہیں۔ جو اس مدت میں حکومت برطانیہ کی آمدنی اور اخراجات کے بارہ میں شائع کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی اخراجات جنگ ۱۹۴۱ء کے پہلے تین مہینوں میں انتہا تک پہنچ گئے۔ ستمبر ۳۹ء سے مارچ ۱۹۴۱ء تک اخراجات جنگ کی ماہوار اوسط ۱۶ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ رہی۔ اپریل ۱۹۴۱ء میں

مسئلہ نبوّت از تحریرات جناب مولوی محمد علی صاحب

(۳)

جب میں مولوی محمد علی صاحب کے ان جوابات پر تبصرہ کرتا ہوں۔ جو انہوں نے وقتاً فوقتاً اپنی سابقہ تحریرات میں لفظ نبی کے استعمال کے متعلق دیئے ہیں۔

"النبوۃ فی الاسلام" میں جواب نہ دینے کا عذر خام

جب پوچھا گیا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعی نبوت نہ تھے۔ تو کیوں آپ نے اپنی تحریرات میں بار بار اور کثرت کے ساتھ حضور کو "مدعی نبوت و رسالت" "مقدس اور برگزیدہ رسول" اور "پیغمبر آخر زمان" لکھا۔ تو اس کا کوئی معقول جواب بن نہ آنے پر اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" کے ٹائیٹل پر یہ لکھدیا کہ

"اس اعتراض کا جواب کہ میری کسی تحریر میں پہلے حضرت مسیح موعود کے متعلق لفظ نبی کا لکھا گیا ہے۔ مَیں نے کتاب کے اندر اس لئے نہیں دیا۔ کہ میری بحث اصولی ہے"۔

گویا مولوی صاحب بالعموم تو اپنی تحریرات مندرجہ ریویو آف ریلیجنز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیر نبی اور محدث ہی لکھا کرتے تھے۔ البتہ کبھی کبھار نبی کا لفظ استعمال کیا۔ چونکہ کتاب النبوۃ فی الاسلام میں انہوں نے اصولی بحث کی ہے۔ اس لئے کتاب کے اندر اس کا جواب نہیں دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں کبھی بھی حضور کو غیر نبی اور محدث نہیں لکھا۔ بلکہ ہمیشہ آپ کو زمرۂ انبیاء و مرسلین میں قرار دیتے رہے۔

پھر "میری بحث اصولی ہے" کا عذر جس قدر وزن رکھتا ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ اگر رسالہ ریویو آف ریلیجنز مولوی محمد علی صاحب کا ذاتی رسالہ ہوتا۔ جماعت کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کی نظر سے یہ رسالہ کبھی نہ گزرتا بلکہ مولوی صاحب اسے طبع کروا کر صندوقوں میں بند کر دیا کرتے۔ تو پھر وہ جو چاہتے کہتے۔ لیکن جب حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ رسالہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کی نظروں سے گزرتا رہا۔ حضور اس کی خریداری کی تحریک فرماتے رہے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم اس کو تنقیدی نظروں سے دیکھتے رہے۔ تو اب مولوی صاحب کو یہ کہنے کا حق ہرگز حاصل نہیں کہ "میری بحث اصولی ہے"۔

لفظ نبی کے ساتھ تشریح کی ضرورت نہ تھی

ایک جواب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی سابقہ تحریرات مندرجہ ریویو آف ریلیجنز کا "رسالہ تبدیلی عقیدہ کا الزام کس فریق پر عائد ہوتا ہے" میں یہ دیا ہے۔ کہ

"محض لفظ نبی اور رسول کا استعمال جو کبھی اتفاقی طور پر ہو گیا ہو۔ اور جس کے ساتھ کوئی ایسی تشریح نہ ہو۔ جو یہ ثابت کر سکے۔ کہ میں نے حضرت صاحب کو کامل اور حقیقی نبی کہا ہے۔ وہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اور حق اور باطل میں تلبیس کرنے کے لئے تو تمہارے کام آسکتا ہے۔ مگر عقلمندوں کے نزدیک اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔" (صـ۱۳)

مولوی صاحب کے اس جواب سے تین نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

اول۔ یہ کہ لفظ نبی اور رسول کا استعمال ان سے کبھی اتفاقی طور پر ہو گیا۔

دوسرے یہ کہ ان الفاظ کے ساتھ کوئی ایسی تشریح نہیں ہے۔ جو یہ ثابت کر سکے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو کامل اور حقیقی نبی کہا۔ اور تیسرے یہ کہ ایسے الفاظ پیش کرنا لوگوں کو دھوکا دینے کیلئے اور حق و باطل میں تلبیس کرنے کے کام آسکتے ہیں۔ مگر عقلمندوں کے نزدیک ان سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔

لیکن اگر واقعات پر غور کیا جائے۔ تو یہ تینوں نتائج غلط ہیں۔ نتیجہ اول کا جواب تو پہلے گزر چکا ہے۔ دوسرے نتیجہ کا جواب یہ ہے۔ کہ ان الفاظ کی بجائے اگر مولوی صاحب یہ کہتے کہ "کوئی ایسی تشریح نہیں ہے جو یہ ثابت کر سکے۔ کہ انہوں نے حضرت صاحب کو کامل اور حقیقی نبی نہیں کہا"۔ تب تو بے شک صحیح ہوتا مگر جو نتیجہ انہوں نے نکالا ہے۔ وہ بالکل الٹ ہے۔ کیا مولوی صاحب کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور گزشتہ ہزارہا انبیاء بھی سب کے سب کامل اور حقیقی نبی نہ تھے؟ بلکہ لغوی معنوں میں مجاز اور استعارہ کے طور پر جزوی نبی تھے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی نفس نبوت کے لحاظ سے مجازہ اور استعارہ کے طور پر جزوی نبی نہیں تھے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے ساتھ مولوی صاحب کی تحریرات میں کوئی بھی ایک لفظ نہیں جو حضور کو دوسرے انبیاء سے الگ کر کے جزوی نبی قرار دے۔ جناب مولوی صاحب کا تیسرا نتیجہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ گویا مولوی صاحب نے ریویو آف ریلیجنز کے مضامین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق "مدعی نبوت" "مقدس نبی۔ پیغمبر آخر زمان۔ زمرۂ انبیاء میں داخل وغیرہ وغیرہ جس قدر الفاظ لکھے۔ ان سے عقلمندوں کے نزدیک کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ تو مولوی صاحب وہ مضامین بالکل لغو اور فضول لکھتے رہے جناب مولوی صاحب فرمائیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں ان کے نزدیک سچ مچ نبی ہونے اور نفس نبوت کے لحاظ سے حضور میں اور دوسرے انبیاء میں کوئی فرق نہ ہوتا۔ تو حضور کے متعلق وہ کیا الفاظ استعمال کرتے کیونکہ جو الفاظ وہ استعمال کر چکے ہیں۔ ان سے عقلمندوں کے نزدیک کچھ ثابت نہیں ہوتا۔

جماعت احمدیہ میں لفظ نبی سے مراد

مولوی صاحب اپنے رسالہ "میری تحریر میں لفظ نبی کا استعمال" میں فرماتے ہیں:-

"میاں محمود احمد صاحب کی ایجاد سے پہلے عموماً احمدیہ لٹریچر میں لفظ نبی سے مراد جزئی یا مجازی لیا جاتا تھا۔ اور سب جماعت کا یہی عقیدہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود پر لفظ نبی انہی معنوں میں صادق آسکتا ہے۔ جن معنوں میں اس امت سے پہلے بزرگوں پر بھی یہ لفظ صادق آتا ہے۔ یعنی نبی سے مراد صرف مکالمہ مخاطبہ الہیہ پانے والا شخص ہے جس کو محدث بھی کہا گیا ہے"۔

جناب مولوی صاحب کا یہ دعوےٰ کہاں تک حق بجانب ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی تحریرات مندرجہ ریویو میں سے دس ایسے حوالے نکال دیں۔ جن میں انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انبیاء سے الگ کر کے اس امت کے مجددین اور محدثین کے زمرہ میں شمار کیا ہو۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکیں۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ تو پھر جو حوالجات ہم نے پیش کئے ہیں۔ اور جو استدلالات ہم نے ان سے کئے ہیں ان کو باطل ثابت کر کے دکھا دیں۔ اگر ایسا بھی نہ کر سکیں۔ تو پھر صرف دعوے کون مان سکتا ہے۔

زمین و آسمان کا فرق

مولوی محمد علی صاحب نے ایک جواب اپنی سابقہ تحریرات کا رسالہ "میری تحریر میں لفظ نبی کا استعمال" کی اشاعت بار دوم میں یہ دیا ہے۔ کہ

"جو بات آج مجھے پیش آئی ہے۔ وہی بات اس سے پیشتر خود حضرت مسیح موعود کو ... پیش آچکی ہے۔ یہی لفظ نبی حضرت مسیح موعود نے بھی اپنی تحریروں میں اسی لغوی معنی میں استعمال کیا۔ اس سے غلط فہمی پیدا ہوئی۔ اور آپ کو مدعی نبوت قرار دے کر آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اس کے جواب میں آپ نے دعوےٰ نبوت سے انکار کیا۔ بلکہ مدعی نبوت کو کافر اور کاذب فرمایا۔ اور اپنا ایمان محکم اس بات پر ظاہر فرمایا۔ کہ نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہے ۱۸۹۲ء میں جب لاہور میں آپ کی اور مولوی عبد الحکیم صاحب میں بحث ہو رہی تھی۔

تو مولوی صاحب کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا۔ کہ آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں تو حضرت صاحب کی طرف سے ذیل کی تحریر پہنچی:۔

"تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اس عاجز نے رسالہ فتح اسلام و توضیح مرام وازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ لکھے ہیں۔ کہ محدث ایک معنے میں نبی ہوتا ہے۔ یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے۔ یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں میں محمول نہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں۔ اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں۔ تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے۔ کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں۔ اور اس کو (لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔"

یہ حوالہ نقل کر کے مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ "اعتراض ایک ہی ہے ۔۔۔ اور میرا جواب وہی ہے جو حضرت مسیح موعود نے فرمادیا۔"

گویا جس رنگ میں اور جس طریق پر ۱۸۹۲ء سے قبل حضور نے اپنے متعلق نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسی رنگ میں اور اسی طور پر مولوی صاحب نے ۱۹۰۲ء کے بعد حضور کے متعلق استعمال کیا۔ مگر حقیقت اس کے بالکل خلاف ہے۔

توضیح مرام اور ازالہ اوہام کو شروع سے لے کر آخیر تک پڑھ جائیے۔ ان میں متعدد مقامات پر نہایت شد و مد سے اس خیال کی تردید کی گئی ہے۔ کہ آپ کا دعویٰ نبوت و رسالت کا ہے۔ بلکہ نہایت صفائی کے ساتھ آپ کے دعوے کو محدثیت کا دعوے بتایا گیا ہے۔ ایسی صورت میں اگر کہیں آپ نے اپنے متعلق نبی کا لفظ لکھا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی جزوی یا ناقص کا لفظ بھی موجود ہو۔ تو اسے مجازی طور پر یا محض لغوی معنوں میں استعمال شدہ سمجھنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہوگا۔ لیکن "ریویو آف ریلیجنز" میں مولوی صاحب نے حضرت اقدس کو کہیں بھی محدث یا جزوی نبی نہیں بتایا۔ بلکہ بار بار اور کثرت کے ساتھ اور ایسے واضح الفاظ میں حضور کو زمرہ انبیاء میں شامل قرار دیا ہے۔ کہ اگر حضور کی نبوت کا انکار کیا جائے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی کی نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ پس مولوی صاحب کے طریق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریق میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً توضیح مرام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں:۔

"آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔"

اب مولوی صاحب اپنی ساری تحریرات مندرجہ ریویو میں سے اس قسم کا ایک ہی فقرہ پیش کر دیں۔ جس میں انہوں نے حضور کی نبوت کا اس رنگ میں انکار کیا ہو۔

دوسرے جب حضرت اقدس کے اعلان ۳ فروری ۱۸۹۲ء کا ماحصل اور مدعا ہی یہ ہے۔ کہ اس سے قبل کی تحریروں میں لفظ نبی کا لغوی معنوں میں استعمال سادگی کے طور پر تھا۔ تو ۱۸۹۲ء کے بعد مولوی صاحب کو یہ حق کہاں سے حاصل ہوگیا۔ اور وہ کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلان کی خلاف ورزی کرتے رہے۔

ایک فیصلہ کن طریق

بالآخر جناب کی خدمت میں درخواست کروں گا۔ کہ اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں کہ "میں نے کبھی بھی مرزا صاحب کو کامل نبی نہ سمجھا نہ لکھا۔ ان کی نبوت کو ویسی ہی سمجھتا رہا ہوں۔ جیسا کہ اس کتاب (النبوۃ فی الاسلام۔ ناقل) کے اندر میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔"

پس اگر لفظ نبی یا نبوت کا کہیں لکھا ہے۔ تو اسی معنے میں لکھا ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام)

تو وہ بھی اسی طرح اپنے عقیدہ کے متعلق قسم کھائیں۔ جس طرح حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج سے پچیس ۲۵ سال پہلے قسم کھا چکے ہیں کہ

"وہ خدا جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ خدا جو عذاب کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ خدا جس نے میری جان کو قبض کرنا ہے۔ وہ خدا جو زندہ قادر اور سزا و جزا دینے والا ہے۔ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں حضرت مرزا صاحب کو اس وقت بھی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے۔ اسی طرح کا نبی مانتا تھا جس طرح کا اب مانتا ہوں میں اس بات کے لئے بھی قسم کھاتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے رویا میں مجھے موہنہ در موہنہ کھڑے ہو کر کہا ہے کہ مسیح موعود نبی تھے۔"

(الفضل جلد ۳ نمبر ۳۴ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۱۵ء)

خاکسار

عبدالغفار مبلغ سلسلہ احمدیہ

امتحان "توضیح مرام"

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "توضیح مرام" کا امتحان انشاءاللہ ۲۰ وفا (جولائی) کو ہوگا۔ اس سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ حضور کی کتب کے چار امتحانات کا انتظام کر چکی ہے۔ یہ کتاب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہماری درخواست پر خود مقرر فرمائی ہے۔ امتحانات کا یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو احباب جماعت کے دلوں میں راسخ کرنے کا موثر ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ ان امتحانات میں شامل ہونے والے احباب نے محسوس کیا ہوگا۔ کہ اس ذریعہ سے ان کی روحانی تربیت باحسن طریق ہو رہی ہے۔ اور وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حقیقی تعلیم۔ خصوصیات اور اس کے مقاصد سے کما حقہ واقفیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس امتحان میں بکثرت شمولیت اختیار فرمائیں۔ قائدین اور زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ کوشش فرمائیں۔ کہ تمام خواندہ احباب اور خواتین اس امتحان میں ضرور شریک ہوں۔ اور جلد از جلد شامل ہونے والوں کی فہرستیں معہ فیس داخلہ بحساب ایک پیسہ فی کس روانہ فرمائیں۔ کتاب چھپ رہی ہے۔ مہتمم صاحب نشر و اشاعت دعوۃ و تبلیغ سے براہ راست حسب ضرورت ۲ فی کتاب کے حساب سے منگوائی جا سکتی ہے۔ نشر و اشاعت نے یہ کتاب صرف امتحان کی غرض سے چھپوائی ہے۔ امید ہے۔ احباب اس کی اشاعت کے بارہ میں خوب سرگرمی دکھائیں گے۔

خاکسار:۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کی ہفتہ تعلیم و تلقین کے متعلق ذمہ واری

۲۴ ہجرت سے ہفتہ تعلیم و تلقین شروع ہو رہا ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک اس کا انتظام نہ کیا ہو وہ براہ کرم فوری توجہ فرما کر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ قائدین مجالس خدام و انصار کا فرض ہے کہ تمام اراکین کو روزانہ پوری پابندی کے ساتھ لیکچروں میں شریک کریں۔ تاکہ ساری جماعت مسئلہ نبوت کے متعلق صحیح اور ٹھوس علم حاصل کر کے تبلیغ احمدیت کا حق ادا کر سکے۔ رپورٹیں دفتر خدام الاحمدیہ قادیان میں پہنچ جانی چاہئیں۔ نقل اس کی سکرٹری صاحب [illegible] انصار [illegible]

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ایک شیعہ صاحب سے تبادلہ خیالات

۱۴ مئی کو مولوی ابوالعطاء صاحب، شیخ عبدالقادر صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب کو سٹھیالی ایک شیعہ میر صاحب سے تبادلہ خیالات کے لئے بھیجا گیا۔ مگر ہمارے مبلغین کے پہنچنے پر شیعہ صاحب نے کہہ دیا۔ کہ میں احمدی مبلغین کے ساتھ مناظرہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ تبادلہ خیالات کے لئے بھی تیار نہیں۔ جب گفتگو کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی۔ تو مولوی محمد سلیم صاحب کی صدارت میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے تقریر کی۔ جس میں بدلائل ثابت کیا۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت، خلافت حقہ تھی۔ اس تقریر کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس پر میر صاحب موصوف اعتراضات کرنے لگے۔ اور جب مولوی صاحب جوابات دینے لگے تو میر صاحب کہنے لگے۔ اس مسئلہ پر مزید گفتگو کی ضرورت نہیں۔ الہامات مرزا صاحب پر بحث ہو جائے۔ یہ بات منظور کر کے جب کہا گیا۔ کہ متعہ یا تقیہ یا کوئی اور مضمون جو شیعہ صاحب پسند فرمائیں وہ بھی رکھ لیا جائے۔ ایک میں ہم مدعی ہوں گے۔ دوسرے میں شیعہ صاحبان۔ تو میر صاحب نے پھر گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر مولوی محمد سلیم صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ خلافت راشدہ پر تقریر کی اور قرآن کریم کی آیات۔ دیگر بینات اور شواہد سے ثابت کیا۔ کہ خلفاء ثلاثہ میں سے ہر ایک برحق خلیفہ تھے۔ بعض لوگوں نے پھر میر صاحب کو اعتراضات کے لئے کھڑا کر دیا۔ جس سے صبح کے ساڑھے تین بجے تک گفتگو جاری رہی۔ اس عرصہ میں تمام غیر احمدیوں پر میر صاحب کی علمی بے بضاعتی واضح ہو گئی۔

مکیریاں ضلع ہوشیارپور

مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب موگا دفتر تحریک جدید کی طرف سے بسلسلہ تبلیغ مکیریاں بھیجے گئے۔ وہاں پیر لال حسین صاحب اختر سے دو مناظرے ہوئے۔ پہلا مناظرہ اجرائے نبوت پر ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے کیا۔ اور دوسرا مناظرہ شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا۔

آسنور (کشمیر)

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے مواضعات اڈو۔ رشی نگر۔ مزگام کا دورہ کیا۔ موضع مزگام میں ایک اہلحدیث مولوی سے انہوں نے وفات مسیحؑ و ختم نبوت پر گفتگو کی۔ وشو دریا کا پل بہ گیا تھا۔ جماعت احمدیہ نے غیر احمدیوں کے ساتھ تعاون کر کے پل بنایا۔

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی نے ماہ شہادت میں گھٹیالیاں سے داتہ زیدکا جا کر عیسائیوں کیساتھ دو مناظرے کئے۔ ایک مناظرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اور دوسرا "انجیل کا پیش کردہ مسیح" کے موضوع پر۔ عیسائیوں اور غیر احمدیوں نے ہمارے دلائل کی مضبوطی کا اعتراف کیا۔

ننگل شاہو

(۲) ننگل شاہو میں صرف ایک احمدی ہے ان کی دعوت پر تبلیغ کے لئے مولوی محمد اسماعیل صاحب تشریف لے گئے۔ اور ۱۵ و ۲۰ آدمیوں کو تبلیغ کی۔

بوڈھی ملیاں

(۳) بوڈھی ملیاں کے غیر احمدیوں نے احمدیت کی تحقیق کرنے کے لئے مولوی محمد اسماعیل صاحب کو بلایا۔ اور قریباً ۴ گھنٹے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ مولوی صاحب چندر کے منگولے میں نماز فجر کے بعد قرآن مجید اور حدیث کا درس دیتے ہیں۔ خانانوالی۔ میانوالی میں نماز مغرب کے بعد قرآن مجید کا درس دیتے ہیں درس تفسیر کبیر سے دیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب سکول گھٹیالیاں میں ہر روز بچوں کو قرآن مجید ترجمہ، عربی، صرف و نحو، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تاریخ اسلامی وغیرہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ (ناظم نشر و اشاعت)

تحریک جدید سال ہفتم کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالے مخلصین

(گذشتہ سے پیوستہ)

نام	رقم
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب لڑدھہ	۳۳/
حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں	۱۱/۸
بابو محمد یوسف صاحب بریلی	۵/۶
منشی مہدی شاہ صاحب ڈھڈیانجا	۵/۱۰
سائیں بہادر صاحب چاڈکوٹ کشمیر	۵/۲
مرزا محمد زمان صاحب ملتان	۱۳/-
ماسٹر لطیف الرحمٰن صاحب ″	۲۰/۸
میاں تاج بخش صاحب ″	۱۳/-
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد الدین صاحب قادیان	۱۶/۲
چوہدری محمد بخش صاحب پنشنر گرداور اددھیمہ	۱۵/۲
″ علی محمد صاحب گھسیٹ پور	۵/۴
والد صاحب مرحوم چوہدری غلام محمد صاحب لائلپور	۵/۶
خواجہ بشیر احمد صاحب برگوئی برما	۲۵/-
بابو اعراف اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ مستوج	۴۲/۸
حکیم سید شاہ نواز صاحب کھرڑ	۶۳/-
چوہدری عبداللہ خاں صاحب مالوکے بھگت	۳۵/-
اللہ بخش صاحب ہنڈی گھیپ	۱۱/۸
حکیم فیروز الدین صاحب انسپکٹر بیت المال	۸/۸
محمد اشرف صاحب رام گڑھ	۱۴/-
عنایت اللہ صاحب امرتسر	۵/-
مالک رام صاحب ایم۔ اے سکندریہ	۳۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر	۵/۸
عبدالرحیم صاحب یادگیر	۵/۴
چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر سیالکوٹ	۱۵/-
محمد حیات خان صاحب ادرحمہ	۶/-
چوہدری محمود عالم صاحب کھلاری	۵/۱۲
″ غلام محمد صاحب کھاترک فارم سندھ	۵/۸
″ عزیز اللہ صاحب قادیان	۷/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری نور احمد صاحب سنوری قادیان	۶/۲
بابو غلام احمد صاحب لودھران	۳۱/-
محترمہ حسین بی بی صاحبہ پٹھانکوٹ	۵/-
بنت خان بہادر آصف الزمان صاحب مرحوم شاہ جہان پور	۱۱/-
عبدالرحمٰن خان صاحب شاہجہان پور	۱۴/۲
منشی فتح الدین صاحب جالندھر	۵/۶
مولوی محمد جی صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان	۵/۱/۶
والدین مرحومین شیخ سراج الحق صاحب پٹیالہ	۱۱/۲
امۃ الحفیظ بیگم دختر ″ ″ ″	۵/۶
ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب قادیان	۴۰/-
چوہدری محمد مردِ علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ناروہٹری	۶۹/-
ملک احمد خانصاحب دارالسعت قادیان	۳۵/-
امۃ القدیر بیگم صاحبہ بنت عبدالغفور صاحب سنور	۵/۵
مائی غفورن صاحبہ اہلیہ عبدالغفور صاحب سنور	۵/۱۲
خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قادیان	۱۷۰/-
حکیم محمد صدیق صاحب معہ اہلیہ صاحبہ شاہدرہ	۳۷/-
چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش قادیان	۲۴۵/-
″ شریف احمد صاحب باجوہ قادیان	۸/۸
استانی امۃ الرحمٰن صاحبہ قادیان	۱۴/۸
محمودہ بیگم صاحبہ ″	۵/-
ایم۔ احمد صاحب کالی کٹ	۱۰۳/-
میجر محمد یعقوب خانصاحب میرٹھ چھاؤنی	۸۵/-
سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب پونہ	۱۲/-
خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب سرینگر	۱۱/-
سید امام شاہ صاحب مونگ گجرات	۵/۱۰
میاں روشن الدین صاحب ″	۵/۵
مولوی غلام رسول صاحب ″	۸/-
بابو محمد شفیع صاحب سوڈان	۱۲/-
ڈاکٹر کریم الدین صاحب مبانہ گوندل گجرات	۹۰/-
عبدالوحید خانصاحب سلیم مسلم ٹاؤن لاہور	۶/۸
چوہدری عبدالعزیز صاحب چنار ران ظفروال	۶/۱۲
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیرکوٹ	۷/-
غلام رسول صاحب کوٹ احمدیان	۸/-
منشی عمر الدین صاحب پوران منٹگمری	۵/-
ماسٹر رحمت اللہ صاحب جہال لدھیانہ	۷/۸
ماسٹر رکن الدین صاحب ہٹھاخیلی کوہاٹ	۳۰/-
شیخ نور الدین صاحب مہلر بھنڈار سنگھ بھوم	۵/۲
صغیرن بی بی صاحبہ بھنڈار سنگھ بھوم	۵/۱
محمد اسماعیل صاحب میرکار گل ہزاری باغ	۷/-
مرزا محمد عظیم صاحب پشاور	۱۱/-
ملک فضل کریم خانصاحب پنشنر منٹگمری	۵/۱۲
بابو جلال الدین صاحب فیروز پور	۸/-
ملک محمد عبدالرحمٰن صاحب حال سوڈان	۳۵/-
مستری جلال الدین صاحب وائٹ انسپکٹر فیروزپور	۵/۱۰

نام	رقم
رشیدہ بیگم صاحبہ فیروز پور	۵/۲
کریم بی بی والدہ صاحبہ بابو فضل محمد صاحب فیروز پور	۶/۱
سعیدہ بیگم صاحبہ فیروز پور	۹/-
اہلیہ صاحبہ حکیم دین محمد صاحب قادیان	۱۶/۸
برکت علی صاحب رام گڑھ	۵/۴
عبدالرحمٰن صاحب "	۵/-
عنایت بیگ صاحب "	۵/-
عبدالغفار صاحب "	۵/-
محمد شریف صاحب "	۵/-/۹
ولایت محمد صاحب "	۵/-
محبوب الرحمٰن صاحب "	۵/-
محمد اسحٰق صاحب "	۵/-
اہلیہ صاحبہ خورد چوہدری صادق علی صاحب مرحوم قادیان	۱۱/۵
مبارک احمد صاحب جبل پور	۵/۱
میاں برکت علی صاحب حیدر آباد (سالہائے ماسبق)	۵/۶
میاں لال الدین صاحب جہلم	۱۷/-
ملک فتح محمد صاحب امراؤتی	۶/-
بابو احسان اللہ خانصاحب معہ اہلیہ صاحبہ کراچی	۵۷/-
میاں محمد ابراہیم صاحب	۱۳/۳
وزیر خانصاحب جمشید پور	۵/۱۴
سید حمید الدین صاحب جمشید پور	۱۱/-
ماسٹر قادر بخش صاحب گھٹیالیاں	۵/۱۰
ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب پنشنر دارالرحمت	۵/-
میاں علی گوہر صاحب دارالعلوم	۵/۵
چوہدری فتح علی صاحب ایڈر سیالکوٹ	۶/۳
مستری محمد یعقوب صاحب "	۳۳/-
میر عمر الدین صاحب ولد منشی عبداد صاحب "	۱۲/-
والدین میاں محمد شفیع صاحب بکس میکر سیالکوٹ	۱۰/۱۲
میاں محمد رمضان صاحب صراف سیالکوٹ	۱۴/-
حاجی عبدالقدیر صاحب شاہجہان پور	۱۵/۱۲
خان محمد خانصاحب مرحوم والد نتھو خانصاحب اودھے پور کٹیا	۵/-
رحمت بی بی صاحبہ آنبہ شیخوپورہ	۸/۲
چوہدری برکت علی صاحب ہیڈ کانسٹیبل پولیس کچھ بلوچستان	۲۷/۸
ڈاکٹر معراج الدین صاحب بھاٹی دروازہ لاہور	۲۶/-
خواجہ نظام الدین صاحب انبالہ چھاؤنی	۱۱/-
شیخ محمد عبداللہ صاحب انبالہ شہر	۲۱/۴
ڈاکٹر فتح الدین صاحب معہ اہلیہ و بنت دلپسر مرحوم و والدہ مرحومہ رستم پشاور	۱۸۲/-
سید لال شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ آنبہ شیخوپورہ	۳۱/-
خدابخش صاحب المہد خانیوال	۳۰/۳
مستری غلام حیدر و غلام قادر صاحب بھنگالہ - بد دہلی	۱۰/-
اللہ بخش صاحب بھنگالہ بد دہلی	۵/۸
محبوب عالم صاحب محمود دی مسجد احمدیہ لاہور	۱۳/۸
مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ معہ اہلیہ اسنور کشمیر	۶۵/-
فقیر اللہ صاحب دوکاندار چک $\frac{215}{E.B.}$ منٹگمری	۱۳/-
چوہدری کرم الدین صاحب موسن چکوال جہلم	۵/۳

(باقی)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ مئی۔ دارالعوام میں حکومت کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ غیر مقبوضہ فرانس کے اکثر کارخانے جرمنی کے لئے کام کر رہے ہیں اور جنگی اہمیت کا سامان جرمنی کے لئے تیار کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۲ مئی۔ مشرق قریب کی موجودہ صورت حالات کے پیش نظر خیال ہے۔ کہ حکومت ہند کے دفاتر ۱۵ جون تک شملہ سے دہلی منتقل ہو جائیں گے۔ وائسرائے بھی اپنی ایگزیکٹو کونسل کے ساتھ تھوڑا ہی عرصہ شملہ ٹھیریں گے۔ عنقریب اس بارہ میں سرکاری اعلان ہوگا۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمنی اور ٹرکی کے درمیان اقتصادی معاہدہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ بی۔ بی۔ سی راوی ہے کہ ڈیوک آف ہملٹن نے حکومت کو لکھا ہے کہ وہ ہیس کو شناخت نہیں کر سکے کیونکہ انہوں نے اسے صرف ایک بار ۱۹۳۶ء میں دیکھا تھا۔

بمبئی ۲۳ مئی۔ کل پھر یہاں فساد ہو گیا اب تک دس اشخاص ہلاک اور چھ مجروح ہوئے پولیس نے کل دو بار اور آج تین بار گولی چلائی۔ کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی نے امریکہ سے کہہ دیا ہے۔ کہ وہ دس جون تک پیرس سے اپنا سارا ڈپلومیٹک سٹاف واپس بلا لے۔ کیونکہ اب پیرس بھی جنگی سرگرمیوں کا رقبہ قرار دے دیا گیا ہے۔ بعض اور حکومتوں کو بھی جرمنی نے یہی نوٹس دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ آج دارالعوام میں وزیر خارجہ نے بیان کیا۔ کہ وشی گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی جرمنی کی جنگی تیاریوں کے لئے بہت مفید اور ممد ثابت ہو رہی ہے اگر اس نے اسی قسم کا تعاون جرمنی سے جاری رکھا۔ تو مجبوراً برطانیہ کو فرانس پر حملہ کرنا پڑے گا۔ اور مقبوضہ و غیر مقبوضہ فرانس کی تمیز اڑا دی جائے گی۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ کریٹ کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ دشمن کو وہاں بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ جرمن سپاہی برابر پیراشوٹوں سے اتر رہے ہیں۔ کل شام تک سمندری جہاز سے اترنے میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ ملیمی کے ہوائی اڈہ پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے مگر ہماری فوج اس پر شدید گولہ باری کر رہی ہے۔ ٹرکی کے ذمہ وار حلقوں کو یقین ہے۔ کہ جرمن سائپرس پر بہت جلد حملہ کر دیں گے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ سرکاری بیان ہے کہ بدھ کی رات کو باغی فوجوں نے فلوجا پر حملہ کر دیا۔ اور ہماری فوجوں کی پہلی صفوں کو توڑ کر شہر میں داخل ہو گئیں۔ مگر ہوائی جہازوں نے شدید بمباری کی۔ اور فوجوں نے انہیں پھر باہر دھکیل دیا۔ دشمن کے کچھ ٹینک بھی ہمارے ہاتھ آئے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ ایڈمرل ڈارلان نے آج تیسرے پہر تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ فرانس کا بحری بیڑا جرمنی کے حوالہ نہیں کیا جائے گا۔ اور برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ نہیں ہوگا۔

وشی ۲۳ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ سال پیرس کے علاقہ سے جو لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگ گئے تھے۔ اب انہیں اپنے گھروں کو واپس آنے کی اجازت دے دی جائے گی۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ وشی گورنمنٹ نے امریکہ کو یقین دلایا ہے۔ کہ کسی امریکن علاقہ میں فرانس جرمنی کی مدد نہیں کریگا۔ لیکن جب تک وہ تحریری طور پر یقین نہ دلائے۔ کہ عارضی صلح کی شرائط سے تجاوز نہ کرے گا۔ امریکہ سے اسے مزید سامان خوراک نہیں مل سکے گا۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ گذشتہ شب برطانیہ پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ کریٹ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن کو بھاری نقصان پہونچا ہے۔ جرمن سے فوجیں لانے والے کئی جہاز کریٹ میں اترتے ہی ٹوٹ پھوٹ گئے۔ اور سپاہی مار دیئے گئے۔ ہمارے جنگی جہازوں نے کل کریٹ کے پاس دشمن کے جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا تھا مگر ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کتنا نقصان ہوا۔ لنڈن میں اس یقین کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ ہماری فوجیں کریٹ میں اپنے قدم جمائے رکھیں گی۔ ہوائی چھتری کے الجھاؤ سے نکلنے میں دس منٹ صرف ہوتے ہیں۔ اور یہی وقت حملہ کا ہوتا ہے۔ اس وقفہ سے فائدہ اٹھا کر ہمارے سپاہی ہوائی چھتریوں سے اترنے والوں جرمنوں کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنا دیتے ہیں۔ کریٹ کے رہنے والے بھی جرمن سپاہیوں کا صفایا کرنے میں اہم حصہ لے رہے ہیں۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ نازی وائرلیس نے کہا ہے۔ کہ رشید علی کے ساتھ تین لاکھ فوج ہے جو کیل کانٹے سے پوری طرح لیس ہے حالانکہ عراقی فوج کے کل دو ڈویژن ہیں اور سپاہیوں کی تعداد تیس ہزار سے زیادہ نہیں۔ علاوہ ازیں جب دیکھا جائے کہ عراق کی کل آبادی صرف تیس لاکھ ہے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ نازیوں کے بیان کی اصلیت کیا ہے۔

لکھنؤ ۲۳ مئی۔ آج جمعہ کے بعد لکھنؤ میں شیعوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں رشید علی کی مذمت کی گئی۔ اور گورنمنٹ برطانیہ سے وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی گئی۔ کہ وہ عراق میں مقدس مقامات کی حفاظت کرے گی۔

رامپور ۲۳ مئی۔ نواب صاحب رامپور نے آج اعلان کیا۔ کہ رشید علی کی غداری نے مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ اطالویوں اور جرمنوں کو اس نے عراق میں لاکر تمام اسلامی ممالک کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ میں سب مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ رشید علی کی حرکتوں کے متعلق ناراضگی ظاہر کریں۔ اور اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رکھیں

نئی دہلی ۲۳ مئی۔ بنگلور میں کل شام سے ایک جرمن ہوائی جہاز کے ڈھانچہ کی نمائش ہو رہی ہے۔ جسے برطانیہ میں گرایا گیا تھا۔ میسور کے ریذیڈنٹ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہمیں اس ہوائی جہاز کی نمائش سے نہ صرف جنگی فنڈ کے لئے روپیہ اکٹھا کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے عمل سے بھی بتا دینا چاہیئے۔ کہ اس جنگ میں ہماری تمام تر ہمدردی برطانیہ کے ساتھ ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ریاست میسور کی طرف سے عنقریب ایک اور ہوائی جہاز برطانیہ کے ہوائی بیڑہ کے لئے بھیجا جا سکے گا۔

نئی دہلی ۲۳ مئی۔ آسٹریلیا سے ہر سال اب چار لاکھ پونڈ اونی دھاگا ہندوستان آیا کرے گا۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی افسروں نے دو امریکن جہازوں کو جو ان کے لئے کھانے پینے کی چیزیں لاتے تھے اپنی بندرگاہوں میں روک رکھا ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو فرانس نے اپنے ایک مہربان دوست سے سخت غداری کی ہے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ ایڈمرل ڈارلان اور ہٹلر میں جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس پر فرانس کے لوگ سخت ناراضگی ظاہر کر رہے ہیں۔

سرینگر ۲۲ مئی۔ مہاراجہ صاحب کشمیر نے ریاستی فوج کے ایک اور دستہ کو جنگی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ مہاراجہ صاحب اس سے پہلے چار دستے پیش کر چکے ہیں جنہیں لڑائی کے لئے سمندر پار بھیجا جا چکا ہے

لنڈن ۲۳ مئی۔ غیر سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری فوجیں بغداد سے صرف بیس میل دور رہ گئی ہیں۔

لنڈن ۲۳ مئی نازی ریڈیو نے کہا ہے کہ انگریزوں نے جنرل عزیز پاشا مصری کو قتل کرا دیا ہے۔ مگر یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس کی گرفتاری کے لئے حکومت مصر ایک ہزار پونڈ انعام کا اعلان کر چکی ہے۔

شملہ ۲۳ مئی۔ لڑائی میں جو سپاہی مارے جاتے یا زخمی ہوتے ہیں۔ ان کی اطلاعات ورثاء کو پہنچانے کے لئے حکومت نے جو ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان کا آج ایک سرکاری اعلان میں ذکر کیا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ اس بارہ میں مکمل انتظام ہے۔ موت۔ بیمار یا زخمی ہونے کی اطلاع رشتہ داروں کو پہنچا دی جاتی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی